پرچہ II: (انشائیہ طرز)	جماعت دہم	مطالعہ پاکستان (لازمی)
کل نمبر: 40	ماڈل پیپر-7	وقت: 1.45 گھنٹے

(حصہ اوّل)

2- کوئی سے چھے (6) سوالات کے مختصر جوابات لکھیے: (12)

(i) سیّد یوسف رضا گیلانی کو کب اور کیوں اپنا عہدہ چھوڑنا پڑا؟

جواب: 19 جون' 2012ء کو توہینِ عدالت کے مقدمہ میں سپریم کورٹ کے فیصلے کے تحت سیّد یوسف رضا گیلانی کو اپنا عہدہ چھوڑنا پڑا۔

(ii) پاکستان تحریکِ انصاف کے دورِ حکومت میں کی گئی معاشرتی اِصلاحات کو بیان کیجیے۔

جواب: بڑے شہروں میں شیلٹر ہومز یا پناہ گاہیں قائم کی گئیں' تاکہ غریبوں' ضرورت مندوں اور مسافروں کو رہائش کے ساتھ ساتھ مفت کھانا بھی فراہم کیا جا سکے۔

(iii) میر ظفر اللہ خاں جمالی کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: میر ظفر اللہ خاں جمالی صوبہ بلوچستان سے تعلق رکھنے والے پاکستان کے واحد وزیر اعظم ہیں' جو 2002ء کے عام انتخابات کے بعد وزیر اعظم بنے۔

(iv) عام انتخابات 2002ء کے متعلق مختصر نوٹ تحریر کیجیے۔

جواب: جنرل پرویز مشرف نے اپنے اقتدار کے تین برس مکمل ہونے پر 2002ء میں ملک میں عام انتخابات منعقد کروائے۔ صدارتی حکم کے تحت منعقد ہونے والے انتخابات میں قومی اسمبلی کے 342-ارکان کا انتخاب عمل میں لایا گیا (272 عام ووٹروں کے ذریعے سے 60 خواتین اور 10 اقلیتی نشستیں بذریعہ کوٹہ مختص کی گئیں)۔ انتخاب میں حصہ لینے کی بنیادی اہلیت کم از کم بی اے مقرر کی گئی۔ اس کے علاوہ عام نشستوں پر انتخاب میں حصہ لینے کے لیے مسلمان ہونے کی شرط بھی ختم کر دی گئی۔ ان انتخابات میں مسلم لیگ (قائداعظم) نے اکثریت حاصل کی۔

(v) دنیا میں قیامِ امن کے لیے پاکستان کا کردار لکھیے۔

جواب: دنیا میں قیامِ امن کے لیے پاکستان کا کردار صرف سیاسی معاملات اور امن فوج تک

ہی محدود نہیں ہے، بلکہ پاکستان نے اس کے دیگر فلاحی اداروں میں بھی قابلِ ذکر کردار ادا کیا ہے۔ بہت سے پاکستانی اقوامِ متحدہ کے اداروں میں ملازمت کرتے ہیں۔ اقوامِ متحدہ کے سیکرٹریٹ میں بھی کئی پاکستانی تعینات ہیں اور وہ اپنی خدمات انجام دے رہے ہیں۔

(vi) پاکستانی افواج نے کن ریاستوں میں ''امن فوج'' کی حیثیت سے فرائض سرانجام دیے؟

جواب : پاکستانی افواج نے خلیجی ریاستوں، بوسنیا، سوڈان، کانگو اور دنیا کی دیگر ریاستوں میں امن فوج کی حیثیت سے فرائض سرانجام دیے۔ افریقی ریاستوں میں جہاں حالات انتہائی سخت ہیں، پاکستانی افواج نے امن قائم کرنے میں اپنا کردار انتہائی مؤثر طور پر ادا کیا ہے۔

(vii) یورپی یونین پر مختصر نوٹ لکھیے۔

جواب : یورپی یونین یورپی ممالک کی ایک تنظیم ہے۔ یورپی ممالک نے باہمی طور پر ''ایک یورپ'' کے تصور کے تحت یورپی یونین بنائی ہے۔ پاکستان اور یورپی یونین کے تعلقات 1976ء میں قائم ہوئے۔ پاکستان کی معیشت یورپی یونین کے ساتھ مضبوط تجارتی تعلقات اور کئی دوسرے تجارتی معاہدوں کے ساتھ جڑی ہے۔ وقت کا تقاضا ہے کہ یورپی یونین کے ممالک میں پاکستانی مفادات کا تحفظ اور ان کے ساتھ تعلقات کو مزید فروغ دیا جائے۔

(viii) جمہوریہ مالدیپ کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب : جمہوریہ مالدیپ اگرچہ ایک چھوٹا ملک ہے، مگر اس کا خوب صورت محلِ وقوع اور بحرِ ہند اور بحیرۂ عرب کے سنگم پر واقع ہونا بہت اہمیت کا حامل ہے۔ جمہوریہ مالدیپ، جزائر پر مشتمل ایک ریاست ہے۔ یہاں قریباً 200 جزیرے ایسے ہیں، جن پر انسانی آبادی آباد ہے۔ مالدیپ کا دارالحکومت مالے ہے، جہاں پورے ملک کی 80 فی صد آبادی قیام پذیر ہے۔

(ix) سارک تنظیم کے دو مقاصد تحریر کیجیے۔

جواب : سارک تنظیم کے دو مقاصد درج ذیل ہیں:

1- ایک دوسرے کے مسائل کو سمجھنا اور باہمی اعتماد سازی کے لیے اقدامات کرنا۔

2- جنوبی ایشیا کے ممالک کے درمیان اجتماعی خود انحصاری کو بڑھانا اور مضبوط کرنا۔ رکن

ممالک کے درمیان معاشی، ثقافتی، ٹیکنالوجی اور سائنسی میدان میں باہمی تعاون اور مدد کو فروغ دینا۔

3- کوئی سے چھے (6) سوالات کے مختصر جوابات لکھیے: (12)

(i) معدنیات کی کتنی اقسام ہوتی ہیں؟ ان کے نام لکھیے۔

جواب: معدنیات دو اقسام کی ہوتی ہیں۔ ان کے نام درجِ ذیل ہیں:

1- دھاتی معدنیات 2- غیر دھاتی معدنیات

(ii) تانبے اور سونے کے متعلق مختصر نوٹ لکھیے۔

جواب: تانبے اور سونے کی اہمیت اور افادیت کسی سے ڈھکی چھپی نہیں۔ بلوچستان میں چاغی اور سینڈک کے مقام پر سونے اور تانبے کے وسیع ذخائر دریافت ہوئے ہیں، جو دنیا میں پانچویں بڑے ذخائر ہیں؛ لیکن انفراسٹرکچر کی کمی، مطلوبہ مشینری کی عدم دستیابی، محدود تجربہ اور ناکافی مالی وسائل ان کے نکالنے کی راہ میں بہت بڑی رُکاوٹ ہیں۔

(iii) اللہ تعالیٰ نے پاکستان کو کون سی نعمتوں سے نوازا ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے پاکستان کو بہترین زرخیز زمین، مثالی نہری نظامِ آب پاشی، پہاڑوں پر ہونے والی برف باری اور بارش، رواں دواں رہنے والے چشمے، ندی نالے اور دریاؤں کے ساتھ ساتھ گرمی، سردی، بہار اور برسات جیسے خوب صورت موسموں سے بھی نوازا ہے۔

(iv) پنجند (Panjnad) کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: پانچ دریا یعنی ستلج، بیاس، راوی، چناب اور جہلم آپس میں ضم ہو کر پنجند (Panjnad) کے مقام (ضلع مظفر گڑھ) پر پنجند کی صورت اختیار کر لیتے ہیں۔ پنجند بیراج سے پنجند کینال اور عباسیہ نہر نکال کر جنوبی پنجاب کو سیراب کیا جا رہا ہے۔ پنجند، کوٹ مٹھن (ضلع راجن پور) کے مقام پر دریائے سندھ میں شامل ہو جاتا ہے۔

(v) وارسک ڈیم پر مختصر نوٹ تحریر کیجیے۔

جواب: وارسک ڈیم دریائے کابل پر تعمیر کیا گیا ہے۔ پھور ہائی لیول کینال دریائے سندھ سے

نکالی گئی ہے، جو صوبہ خیبر پختونخوا کو پانی فراہم کرتی ہے۔ غازی بروتھا پروجیکٹ کی بجلی پیدا کرنے کی صلاحیت 1450 میگاواٹ ہے۔

(vi) پاکستانی کس طرح کا لباس پہنتے ہیں؟

جواب: پاکستانیوں کی اکثریت سادہ، مگر صاف ستھرا اور باوقار لباس پہننے کو ترجیح دیتی ہے۔ پاکستان کا قومی لباس شلوار قمیص ہے۔ یہ لباس تھوڑے بہت ردو بدل اور فرق کے ساتھ ہر علاقے میں مردوں اور عورتوں میں یکساں مقبول ہے۔ واسکٹ، ٹوپی، اجرک اور پگڑی وغیرہ مختلف علاقوں میں مردوں کے لباس کا حصہ ہیں۔ خواتین شلوار قمیص کے ساتھ دوپٹہ، چادر اور عبایا وغیرہ کا استعمال کرتی ہیں۔

(vii) اقوامِ متحدہ کے مطابق خطِ غربت کا معیار کیا ہے؟

جواب: اقوامِ متحدہ کے مطابق خطِ غربت سے نیچے زندگی بسر کرنے کا معیار ایسے لوگ ہیں، جن کی یومیہ آمدنی 1.9 ڈالر یا اس سے بھی کم ہے۔

(viii) اقلیت سے کیا مراد ہے؟

جواب: کسی بھی معاشرہ میں موجود ایسا گروہ، جو اپنے مذہبی، سماجی اور معاشرتی نظریات اور طرزِ زندگی کی رُو سے اکثریت کی نسبتاً کم تعداد میں ہو، اقلیت کہلاتا ہے۔

(ix) پاکستان میں غیر مسلم اقلیتوں کے کردار کے حوالے سے پانچ کھلاڑیوں کے نام لکھیے۔

جواب: پاکستان میں غیر مسلم اقلیتوں کے کردار کے حوالے سے پانچ کھلاڑیوں کے نام درج ذیل ہیں:

1- انتھنی ڈیسوزا 2- مائیکل مسیح 3- ویلس میتھاس
4- انیل دلپت 5- دنیش کنیریا

(حصّہ دوم)

نوٹ: کوئی سے دو (2) سوالات کے جوابات لکھیے۔

سوال 4:- پاکستان اور چین کے تعلقات کو بیان کریں۔ (8)

جواب: **پاکستان اور چین کے تعلقات**

1- پاک چین دوستی:

پاک چین دوستی بین الاقوامی تعلقات میں مثالی حیثیت رکھتی ہے۔ اگر چہ دونوں ریاستوں کی تہذیب وثقافت میں واضح فرق ہے، مگر قومی مفادات اور کشادہ دلی نے دونوں ریاستوں کو ایک دوسرے کے بہت قریب کر رکھا ہے۔ 1949ء میں چین کے قیام کے بعد پاکستان نے اسے آزاد اور خودمختار ملک کی حیثیت سے تسلیم کیا۔

2- خُوش گوار اور تعمیری تعلقات:

ابتدا سے ہی پاک چین تعلقات خُوش گوار اور تعمیری رہے ہیں۔ دونوں ممالک کی مشترکہ سرحد کی لمبائی تقریباً 599 کلومیٹر ہے۔ پاکستان کی تعمیر و ترقی میں چین نے اہم کردار ادا کیا ہے۔ پاک بھارت جنگوں میں چین نے فراخ دلی اور دلیری سے پاکستان کا ساتھ دیا۔ اس طرح ایک بڑی طاقت کا تعاون حاصل ہونے سے پاکستانیوں کے حوصلے بلند ہوئے۔

3- ابتدائی دور میں چین کی معاونت:

چین کو اپنے ابتدائی دور میں عالمی سطح پر مشکلات کا سامنا تھا۔ اس دور میں پاکستان نے چین کا ساتھ دیا۔ عالمی اداروں کی رُکنیت حاصل کرنے کے لیے بھی پاکستان نے چین کی کھُلے دل سے معاونت کی جبکہ دوسری طرف امریکا اور یورپی ریاستیں اشتراکی چین کی کھُلی مخالفت کر رہی تھیں۔ پاکستان امریکا کا اتحادی بھی تھا، مگر اس کے باوجود پاکستان نے چین کے ساتھ دوستی کا حق نبھایا۔

4- پاکستان کی صنعتی اور معاشی ترقی میں چین کا کردار:

چین نے پاکستان کی صنعتی اور معاشی ترقی میں بہت فعال اور مؤثر کردار ادا کیا ہے۔ پاکستان کی قومی تعمیر میں چین کا خصوصی کردار ہے۔ چین نے پاکستان میں ٹینک سازی اور طیارہ سازی میں بھرپور مدد کی، جس کی وجہ سے پاکستان کی اسلحہ سازی کی صنعت نے بہت ترقی کی، اس کے علاوہ چین، پاکستان کی مختلف دفاعی منصوبہ جات میں بھی بھرپور مدد کر رہا ہے۔

5- تجارت:

پاک چین دوستی کی بہت بڑی علامت شاہراہِ قراقرم ہے۔ یہ شاہراہِ ریشم کے نام سے بھی

جاتی جاتی ہے۔ اس سڑک کے ذریعے سے دونوں ممالک ایک دوسرے کے ساتھ باہم تجارت اور آمد و رفت کرتے ہیں۔

موجودہ دور میں چین پاکستان اقتصادی راہ داری منصوبہ بہت اہمیت کا حامل ہے۔ ہر عہد میں پاکستان اور چین نے اپنے تعلقات کو مضبوط بنانے کے اقدامات کیے ہیں۔

سوال :5- قومی تعمیر و ترقی میں اقلیتوں کے کردار اور کارناموں کی وضاحت کیجیے۔ (8)

جواب :

قومی تعمیر میں اقلیتوں کا کردار اور کارنامے

1- اقلیت کی تعریف:

''کسی بھی معاشرہ میں موجود ایسا گروہ، جو اپنے مذہبی، سماجی اور معاشرتی نظریات اور طرزِ زندگی کی رُو سے اکثریت کی نسبتاً کم تعداد میں ہو اقلیت کہلاتا ہے۔'' کسی بھی قوم کی ترقی و خوش حالی کے لیے ضروری ہے کہ وہاں قیام پذیر اقلیتی طبقوں کو اکثریت کی طرح زندگی کی تمام بنیادی سہولیات میسر ہوں۔ انھیں عوامی اور حکومتی سطح پر ہر طرح کی معاونت اور تعاون حاصل ہو۔

2- پاکستان اور اقلیتیں:

حکومتِ پاکستان نے اقلیتوں کو ہر قسم کی ضروری مراعات اور سہولیات سے نوازا ہے اور وہ یہاں اپنی جان، مال، عزت و آبرو کو محفوظ تصور کرتے ہیں۔ اقلیتوں نے بھی ہمیشہ ذمہ دار شہری اور محبِّ وطن ہونے کا ثبوت دیا ہے اور مشکل کی ہر گھڑی میں اپنے ہم وطنوں کا ساتھ نبھایا ہے۔

3- قائدِ اعظم (رحمۃ اللہ علیہ) کے اقلیتوں کے متعلق خیالات:

قائدِ اعظم (رحمۃ اللہ علیہ) نے بھی غیر مسلموں کو پاکستان میں مکمل مذہبی آزادی اور تحفظ کی ضمانت دی۔ قیامِ پاکستان سے قبل 11 اگست 1947ء کو کراچی میں پاکستان کی پہلی دستور ساز اسمبلی میں بانیِ پاکستان قائدِ اعظم محمد علی جناح (رحمۃ اللہ علیہ) نے اپنی تقریر میں فرمایا:

ترجمہ: ''آپ آزاد ہیں، آپ اپنے مندروں میں جانے کے لیے آزاد ہیں، آپ اپنی مساجد اور ریاستِ پاکستان میں اپنی کسی بھی عبادت گاہ میں جانے کے لیے آزاد ہیں۔ آپ کا تعلق کسی بھی مذہب، ذات یا نسل سے ہو اس کا ریاست کے معاملات سے ہرگز کوئی واسطہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ کا

شکر ہے کہ ہم نے ایسے حالات میں سفر کا آغاز نہیں کیا ہے۔ ہم اس زمانے میں یہ ابتدا کر رہے ہیں، جب اس طرح کی تفریق روا نہیں رکھی جاتی، دو فرقوں کے مابین کوئی امتیاز نہیں، مختلف ذاتوں اور عقائد میں کوئی تفریق نہیں کی جاتی۔ ہم اس بنیادی اُصول کے ساتھ ابتدا کر رہے ہیں کہ ہم سب شہری ہیں اور ایک ریاست کے یکساں شہری ہیں۔

میں سمجھتا ہوں کہ اب ہمیں اس بات کو ایک نصب العین کے طور پر اپنے پیشِ نظر رکھنا چاہیے اور پھر آپ دیکھیں گے کہ جُوں جُوں زمانہ گزرتا جائے گا، ریاست سے تعلقات کے معاملے میں نہ ہندو، ہندو رہے گا نہ مسلمان، مسلمان۔ ایسا مذہبی طور پر نہیں ہوگا، کیوں کہ مذہب (عقیدہ) ہر فردِ کا ذاتی معاملہ ہے، بلکہ ایسی سوچ ریاست کے شہریوں میں سیاسی معنوں میں فروغ پائے گی۔"

قائدِاعظم (رحمۃ اللّٰہ علیہ) نے اپنے آخری سانس تک ہمیشہ اس امر کا اظہار کیا کہ پاکستان سب کا وطن ہے۔ اس میں مذہبی تفریق ممکن نہیں ہے۔ یہاں سب کے حقوق محفوظ ہوں گے۔ قائدِاعظم (رحمۃ اللّٰہ علیہ) کی وفات کے بعد آنے والے دیگر حکمرانوں نے بھی اقلیتوں کے حقوق کا خصوصی خیال رکھا۔

4- قانون کے شعبے میں اقلیتوں کا کردار:

اقلیتی برادری میں ہندو، مسیحی، سکھ اور پارسی وغیرہ شامل ہیں۔ پاکستانی اقلیتوں نے تعمیرِ پاکستان میں گراں قدر خدمات انجام دی ہیں۔ قانون کے شعبے میں سپریم کورٹ آف پاکستان کے سابق چیف جسٹس اے آر کارنیلیس کا نام ہمیشہ درخشاں ستارے کی طرح چمکتا رہے گا۔ انھوں نے 1973ء کا آئین مرتب کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔ جسٹس بدیع الزمان کیکاؤس کو قرآن وسنت پر عبور حاصل تھا، وہ آٹھ سال تک سپریم کورٹ آف پاکستان کے جج رہے۔ جسٹس رانا بھگوان داس نے سپریم کورٹ آف پاکستان کے قائم مقام چیف جسٹس کی حیثیت سے خدمات انجام دیں۔ وہ فیڈرل پبلک سروس کمیشن کے چیئرمین بھی رہے۔ جسٹس رستم سہراب جی سدھوا اور جسٹس دُراب پٹیل نے سپریم کورٹ کے جج کی حیثیت سے گراں قدر خدمات انجام دی ہیں۔

5- مسلح افواج میں اقلیتوں کا کردار:

پاکستان کی مسلح افواج میں بھی اقلیتوں کا کردار نمایاں ہے۔ ریئر ایڈمرل لیسلے، میجر جنرل

جولیئن پیٹر، میجر جنرل نوئیل کھوکھر، بریگیڈیئر مارون، سکواڈرن لیڈر پیٹر کرسٹی، ایئر کموڈور نذیر لطیف، ایئر وائس مارشل ایرک گورڈن، گروپ کیپٹن سیسل چودھری، ایئر کموڈور بلونت کمارداس نے دفاعِ وطن کے لیے عظیم قربانیاں دیں، جن کے اعتراف کے طور پر انھیں فوجی اعزازات سے نوازا گیا۔ ہرچرن سنگھ پاک فوج میں شامل موجود سکھ افسر ہیں۔

6- سیاست میں کردار:

سیاست کے شعبہ میں اکشے کمار داس، کامنی کمار دتہ، ڈیرک سپرئین، بسانتا کمار داس، کامران مائیکل، کلیمنٹ شہباز بھٹی، درشن لال مختلف عہدوں پر خدمات سرانجام دے چکے ہیں جب کہ ڈاکٹر رمیش کمار، کرشنا کماری کوہلی اور قیامِ پاکستان کے بعد منتخب ہونے والے پہلے سکھ ایم پی اے (MPA) سردار رمیش سنگھ اروڑا اور دیگر مختلف عہدوں پر خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

7- صحت کے شعبے میں اقلیتوں کا کردار:

صحت کے شعبہ میں ڈاکٹر رُوتھ فاؤ نے برص اور جذام کے خاتمے کے لیے اپنی زندگی وقف کر دی۔ ان کی خدمات کو سراہتے ہوئے ان کی تدفین سرکاری اعزاز کے ساتھ کی گئی۔ سسٹر رُوتھ لوئیس نے پچاس سال تک معذوروں کی خدمت کی۔ ڈاکٹر ڈریگو غریب لوگوں کے علاج کے لیے خصوصی شہرت رکھتے تھے۔ آئی سپیشلسٹ ڈاکٹر جے پال چھابڑیا نے شعبۂ بصارت میں اہم خدمات انجام دی ہیں۔

8- تعلیم کے شعبے میں اقلیتوں کا کردار:

تعلیم کے شعبہ میں نوبل انعام یافتہ ڈاکٹر عبدالسلام، بشپ انتھنی لوبو، ڈاکٹر میرا فیبلوس، روشن خورشید بھروچہ، پروفیسر کنہیالال ناگپال وغیرہ نے اہم خدمات انجام دی ہیں۔

9- کھیل کے شعبے میں اقلیتوں کا کردار:

کھیل کے میدان میں انتھنی ڈیسوزا، مائیکل مسیح، ویلس میتھاس، انیل دلپت، دنیش کنیریا اور بہرام ڈی آواری نے پاکستان کا نام روشن کیا۔ الغرض! اسلامی جمہوریہ پاکستان میں اقلیتوں کو برابر کے حقوق حاصل ہیں۔ اقلیتی برادری بھی ملکی ترقی میں اپنا کردار بھرپور طریقے سے ادا کر رہی ہے۔

سوال :6- نوٹ لکھیے:

(الف) پاکستان میں بجلی کے مسئلہ کو حل کرنے کے لیے تجاویز

(ب) پاکستان کی زراعت میں جدت لانے کے لیے اقدامات (8)

جواب: (الف) پاکستان میں بجلی کا مسئلہ حل کرنے کے لیے تجاویز

1- پن بجلی کے ساتھ ساتھ دوسرے ذرائع بالخصوص کوئلے سے بھی بجلی پیدا کی جائے، کیوں کہ یہ ہمارے پاس لگ بھگ 185 بلین ٹن کی شکل میں موجود ہے۔ اس شعبے سے وابستہ کچھ ماہرین کے مطابق ان ذخائر سے 50 ہزار میگاواٹ سالانہ تک بجلی پیدا کی جاسکتی ہے، جو اگلے لگ بھگ 500 سالوں تک ہماری صنعتی اور گھریلو ضروریات پوری کرسکتی ہے۔ مزید برآں ہم زائد بجلی ہمسایہ ممالک کو برآمد کر کے کثیر زرِ مبادلہ بھی کما سکتے ہیں۔

2- کوئلے کے علاوہ ہوا اور سورج کی روشنی سے بھی بجلی پیدا کی جارہی ہے اور حکومت بھی ان ذرائع سے بجلی کے حصول کے لیے پوری طرح سرگرمِ عمل ہے۔ موجودہ دور میں بجلی کے ان ذرائع کی استعداد کو بڑھانے کی ضرورت ہے۔

3- بائیوگیس اور بائیوفیول کو استعمال کر کے بھی بجلی کی پیداوار میں اضافہ کیا جاسکتا ہے۔ شہروں کا کوڑا کرکٹ اور زرعی فالتو مواد کو بروئے کار لا کر 5 ہزار میگاواٹ بجلی پیدا کی جاسکتی ہے۔

4- دفاتر میں ایئر کنڈیشنز پر مخصوص اوقات پر پابندی لگا کر بجلی کی صورتِ حال بہتر بنائی جاسکتی ہے۔

5- گھریلو اور کمرشل استعمالات کے لیے ہر قسم کے بلب اور ٹیوب لائٹس کے استعمال پر پابندی لگا کر اور اس کی جگہ وافر مقدار میں سستے انرجی سیور اور ایل ای ڈی بلب کی مدد سے بھی بجلی بچائی جاسکتی ہے۔

6- شادی بیاہ اور دیگر تقریبات کے لیے مقررہ اوقات پر سختی سے عمل کروا کر صورتِ حال میں بہتری لائی جاسکتی ہے۔

7- الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا پر "بجلی بچاؤ" مہم چلا کر بجلی کے ضیاع میں کمی لائی جا سکتی ہے۔

(ب) پاکستان کی زراعت میں جدت لانے کے لیے اقدامات

پاکستان میں زراعت کو جدید خطوط پر استوار کرنے اور ترقی یافتہ ممالک کے برابر لانے کے لیے درجِ ذیل اقدامات کی ضرورت ہے:

1- پانی کی کمی کو پورا کرنے اور پانی ذخیرہ کرنے کی صلاحیت بڑھانے کے لیے نئے ڈیموں کی تعمیر۔

2- زراعت میں جدید مشینری یعنی ٹریکٹر، ڈرل اور کمبائن ہارویسٹر وغیرہ کا استعمال۔

3- ناہموار کھیتوں کو ہموار بنانے کے لیے لیزر لینڈ لیولنگ ٹیکنالوجی کا فروغ۔

4- روایتی کھالوں کی بجائے اصلاح کردہ (پختہ) کھالوں سے آب پاشی کرنا۔

5- آب پاشی کے لیے سپرنکلر اور ڈرپ اریگیشن جیسے کفایتی اور جدید طریقوں کا استعمال۔

6- کاشت کاروں کی جدید ٹیکنالوجی سے متعلق تربیت۔

7- فصلوں کی پٹڑیوں (کھیلیوں) پر کاشت۔

8- پودوں کی فی ایکڑ تعداد کو پورا رکھنا۔

9- مارکیٹ کی طلب کے مطابق نفع بخش فصلوں کی کاشت۔

10- زرعی قرضہ کے نظام میں بہتری کے لیے ون ونڈو آپریشن کا فروغ۔

11- ماہرین کی ہدایات کے مطابق بیجوں کی نئی اقسام، کھاد اور کیڑے مار ادویات کا متناسب استعمال۔

12- جہاں ممکن ہو سکے بہت سے کھالوں کے بجائے ایک ہی کھال سے پورے فارم کی آب پاشی۔